''ننگے سر'' رہنا، اسلامی تہذیب کے خلاف ہے

مولانا محمد عبدالقوی

یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمان بالخصوص نوجوانوں میں دینی احکام اور اسلامی تہذیب کا احترام دن بہ دن کم ہوتا جارہا ہے، اس کے برخلاف مغربی تہذیب کو عام کرنے کی کوششیں چاروں طرف سے اور مختلف ذرائع سے عام ہوتی جارہی ہیں، نتیجتاً ایک ٹوپی ہی کیا سارا لباس بلکہ پوری معاشرت ہی اسلامی خصوصیات وامتیازات سے محروم ہوتی جارہی ہے۔ یہ صورتحال افسوس ناک ضرور ہے مگر تہذیبی تصادم اور مغرب کے ناحق دباؤ نیز عالم اسلام کی تہذیبی مغلوبیت کے مدنظر تعجب خیز بالکل نہیں ہے، تعجب صرف اس پر ہوتا ہے کہ بعض جدید وغیر معتبر افکار کے حاملین ان یورپ سے درآمدہ فیشنوں کو کلین چٹ بلکہ اسلامک لیبل کس طرح دیتے ہیں؟ بیماری حد سے بڑھ جائے اور بدعملی قابو سے نکل جائے تو اسے صحت اور نیکی کا نام دے کر قبول کرلینا اور بڑھاوا دینا کسی عقل مند کے نزدیک صحیح نہیں ہوسکتا۔

ننگے سر رہنے یا نماز پڑھنے کا چلن انگریزوں کی آمد سے پہلے مسلم معاشرہ میں کہیں نظر نہیں آتا، علماء وصلحاء تو سر ڈھانک کر رہتے ہی تھے، عام شرفاء بھی اسے تہذیب وشرافت کا لازمہ سمجھتے تھے، امام ابن جوزیؒ تلبیس ابلیس میں فرماتے ہیں:

''سمجھ دار آدمی سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ سر کا کھلا رکھنا بری بات اور ناپسندیدہ حرکت ہے، کیونکہ اس میں ترک ادب اور شرافت کی خلاف ورزی پائی جاتی ہے۔''

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں:

''ننگے سر لوگوں میں گھومنا پھرنا (مسلمانوں کے لئے) مکروہ ہے۔'' (بحوالہ فتاویٰ رحیمیہ: ۱۵۰/۸)

ہندوستانی مسلمانوں میں ننگے سر پھرنا انگریزوں کی آمد کے بعد اور عالم عرب میں مغربی ممالک سے تعلقات کے بعد وجود میں آئی ہے، لیکن یہ تقلید فرنگ شروع میں صرف دفتروں، کالجوں اور بازاروں تک محدود تھی، مذہبی مجلسوں اور

مسجدوں میں لوگ اس طرح شرکت کو سخت معیوب سمجھتے اور اس سے احتراز کرتے تھے، گویا یہ پہلا مرحلہ تھا جب مسلمانوں نے اسلامی تہذیب کو اسلامی سرگرمیوں کے ساتھ مخصوص کر کے انگریزی تہذیب کو زندگی کے بقیہ مرحلوں میں اختیار کر لیا تھا، پھر جب طبیعتیں اس اجنبی تہذیب سے مانوس ہوگئیں اور ایک نسل گزر گئی تو اگلی نسل کے لئے یہ جدید کلچر ہی پسندیدہ کلچر بن گیا اور سابقہ تہذیب اجنبی سی ہوگئی۔

اب جدید تعلیم یافتہ طبقے میں ٹوپی پہننا ایسا ہی معیوب ہوگیا ہے جیسے چند سال قبل ننگے سر رہنا معیوب تھا، یہ سب تہذیبِ جدید یہودیوں کی عالمی واحد تہذیب (یعنی گلوبلائزیشن) کی کوششوں کی دَین ہے لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ علمائے دین اور امت کے مصلحین کا کام بہر صورت اسلامی ثقافت اور تہذیب کا تحفظ کرنا اور قوم کے اندر اس کے شعور کو باقی رکھنے کی فکر کرتے رہنا ہے چاہے قوم اس کو تسلیم کرے یا نہ کرے، ہر زمانہ میں ایسا ہی ہوتا رہا ہے بلکہ جب ایسا نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے سخت پکڑ فرمائی، قرآن کریم میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں، اس لئے بطور اتمام حجت کے یہ چند سطریں تحریر کی جارہی ہیں:

قرآن کریم میں نماز وعبادت کے لئے مکمل لباس اور کامل زینت اختیار کرنے کی ترغیب موجود ہے، سورۃ الاعراف میں ارشادِ ربانی ہے: ﴿یبنی ادم خذوا زینتکم عند کل مسجد﴾ (الاعراف:۳۱) ''اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! جب کبھی مسجد میں آؤ تو اپنی خوشنمائی کا سامان (یعنی لباس جسم پر) لے کر آؤ'' یہ اگرچہ ننگے بدن کعبۃ اللہ کا طواف کرنے والوں کو دی گئی ہدایت ہے مگر مفسرین کرام نے ''کل مسجد'' کے عموم سے یہی سمجھا ہے کہ اس میں نمازوں اور دیگر عبادات کے ادا کرنے اور مقدس مقامات پر جانے کے لئے بھی مکمل لباس اختیار کرنا داخل وشامل ہے اور کل لباس میں جہاں کرتا پاجامہ داخل ہے، وہیں ٹوپی یا عمامہ بھی شامل ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ننگے سر رہنا یا نماز پڑھانا ثابت نہیں ہے، حسن سلمان نے ''الدین الخالص'' سے نقل کیا ہے کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حالت احرام کے علاوہ ننگے سر نماز پڑھانے کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اگر آپ نے پڑھائی ہوتی تو احادیث میں ضرور منقول ہوتا، اگر کسی کو اس کے ثبوت کا دعویٰ ہے تو دلیل اس کے ذمہ ہے۔ والحق أحق ان یتبع'' (القول المبین صفحہ:۵۷)

متعدد روایتوں میں آپ کے سر مبارک کا عمامہ یا ٹوپی سے آراستہ ہونا مروی ہے، حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ سفید ٹوپی استعمال فرماتے تھے۔ (شعب الایمان:۲۵۶/۱۳)

حضرت عائشہؓ سے بھی اس طرح منقول ہے۔ (جامع صغیر:۱۲۰/۲)

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹوپی عمامے کے تحت بھی اور بغیر عمامے کے بھی استعمال فرماتے تھے۔ (جامع صغیر:۱۲۰/۲)

حضرت ابوقرصافہؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک ٹوپی دے کر اس کے استعمال کی ہدایت دی تھی۔(فتح الباری:۲۲۳/۱۰)

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الوفاۃ میں آخری خطبہ دینے کے لئے مسجد میں تشریف لائے تھے، تو حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک عمامہ یا سرخ پٹی سے ڈھکا ہوا تھا۔(بخاری:۵۳۶/۱)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تین ٹوپیاں تھیں، ایک کنٹوپ بھی تھی جسے سفر میں استعمال فرماتے تھے۔(تخریج احادیث الاحیاء:۱۱۰/۶)

ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ باندھتے تھے، اس کے نیچے ٹوپی بھی پہنتے تھے، کبھی بغیر ٹوپی کے بھی عمامہ باندھتے تھے، کبھی بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی بھی پہن لیتے تھے۔"(زادالمعاد:۵۱)

یہی بات حضرت ابن عباسؓ سے روایتاً بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹوپی استعمال فرماتے تھے، عمامے کے ساتھ بھی، بلا عمامے کے بھی۔(جامع صغیر۲/۱۲۰)

یہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور عادت شریفہ تھی، احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں صحابہ کرامؓ کا رواج بھی یہی تھا اور کیوں نہ ہوتا؟ وہ لوگ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر ادا کے عاشق اور اس کے متبع تھے، بخاری شریف میں ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محرم کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کون کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قمیص، شلوار، عمامہ اور ٹوپی نہ پہنے۔"(بخاری:۲۴/۲)

معلوم ہوا کہ ٹوپی اور عمامہ کا پہننا صحابہ کرامؓ کے معاشرہ کی عام بات تھی، تب ہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے لباس کے ساتھ اس کا بھی ذکر فرمایا۔ فلتان بن عاصم سے مروی ہے کہ جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے پہنچے تھے تو صحابہ کرامؓ کو کپڑوں اور ٹوپیوں میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔(مجمع الزوائد:۱۸۴/۲)

اسی طرح ترمذی میں ہے کہ حضرت عمرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہید کے فضیلت بیان کرتے ہوئے بتلا رہے تھے کہ "اس کے بلند ترین مقام کو یوں سر اٹھا کر دیکھا جائے گا جب آپ نے سر پیچھے کیا تو ٹوپی سر سے گر گئی۔"(ترمذی:۲۴۱/۳)

اس کے علاوہ متعدد صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام کے بارے میں روایات موجود ہیں کہ وہ ٹوپی کا استعمال فرمایا کرتے تھے، بخاری شریف میں ہے، حضرت انسؓ ریشم کی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھے گئے۔(۲۷۰/۴) اسی طرح ابو اسحاق کے بارے میں ہے کہ انہوں نے نماز کی حالت میں ٹوپی نکال کے رکھی پھر اٹھا کر پہن لی۔(۵۱۵/۱)

مصنف ابن ابی شیبہ میں تو متعدد احادیث موجود ہیں، مثلاً جلد دوم کتاب الصلوٰۃ میں حضرت شریح، اسود، عبداللہ ابن زید، سعید ابن جبیر، علقمہ، مسروق رحمہم اللہ کے بارے میں اور جلد (۱۲) کتاب اللباس میں حضرت علی بن حسینؓ، حضرت

عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ، حضرت انس بن مالکؓ، ابراہیم نخعیؒ اور ضحاکؒ کے بارے میں ٹوپیوں کا استعمال کرنا منقول ہے، اسی طرح حضرت حسن بصری سے بخاری شریف میں مروی ہے کہ صحابہ کرام ٹوپیوں اور عمامے کی کوروں پر سجدہ کرلیا کرتے تھے۔ (بخاری: ۱/۲۳۲)

اس سے تو صحابہ کرامؓ کا عموم استعمال صراحتاً معلوم ہوگیا، فتح الباری میں عبداللہ بن ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ قرآن کریم کے تمام قراء (صحابہ) کے پاس ٹوپیاں ہوا کرتی تھیں۔ (۱۶/۳۴)

اسی لئے ابن عربیؒ فرماتے ہیں:

"ٹوپی انبیاء، صالحین واولیاء کے لباس میں داخل ہے، سر کی حفاظت کرتی ہے اور عمامہ کو جماتی ہے، جو کہ سنت ہے، البتہ سر سے چمٹی ہوئی ہو بلند نہ ہو، البتہ اگر آدمی بخاراتِ دماغ کے خروج کی ضرورت محسوس کرے تو سوراخ دار بلند ٹوپی بھی پہن سکتا ہے۔" (فیض القدیر: ۵/۲۹۹)

فتح الباری کتاب الحج (۵/۱۸۶) میں محرم کے لئے سر ڈھانکنے کے متعدد طریقوں کا ذکر کرکے ان کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔ جس سے اتنا تو معلوم ہو ہی جاتا ہے کہ سر ڈھانکنا قدیم رواج ہے۔

مذکورہ بالا احادیث وآثار جن میں بعض صحیح اور بعض ان کی مؤید ہیں، یہ بتلا رہی ہیں کہ سر کو ڈھکنا یعنی ٹوپی یا عمامہ سے آراستہ رکھنا بالخصوص نماز کے اندر ننگے سر ہونے سے بچنا اسلامی تہذیب کا حصہ اور مسنون لباس میں داخل وشامل ہے، اس کے برخلاف ٹوپی نہ پہننے یا ننگے سر رہنے کی ترغیب وفضیلت کا کوئی ثبوت نہیں ہے، نہ صحیح حدیثوں میں نہ ہی ضعیف روایتوں میں۔ معلوم ہوا کہ موجودہ زمانے کا یہ فیشن اور آزادی چاہنے والوں کا چلایا ہوا چلن غیر اسلامی اور ناپسندیدہ ہے جس سے احتیاط ضروری ہے۔

جہاں تک ان لوگوں کا ان روایتوں سے استدلال کرنے کا تعلق ہے جن میں ایک اور دو کپڑوں میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے وہ یا تو وقتی ضرورت پر محمول ہے یا بیان جواز کے لئے ہے، ورنہ دائمی معمول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر ڈھانک کر رہنا ہی ہے، بالخصوص نمازوں میں تو کبھی ننگے سر امامت فرمائی ہی نہیں۔

شیخ ناصر الدین البانی ایک بڑے عالم گزرے ہیں، علماء اور عوام کا ایک طبقہ انہیں خاتمۃ المحدثین سمجھتا ہے، چونکہ ننگے سر کا کلچر عام ہو رہا ہے، بلکہ باقاعدہ عام کیا جارہا ہے ان کی چشم کشائی کے واسطے شیخ کی تحقیق ذیل میں نقل کی جارہی ہے، وہ فرماتے ہیں:

"جہاں تک ہماری تحقیق کا تعلق ہے تو ہمارے نزدیک ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے کہ نماز کا مکمل ہیئتِ اسلامی میں ادا کرنے کا پسندیدہ ہونا سب کے نزدیک مسلم ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "اللہ تعالیٰ اس بات کا سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اس کے لئے اپنے آپ کو سنوارا جائے"، نیز

ننگے سر رہنے کی عادت ڈال لینا، یا بازاروں میں ننگے سر گھومنا یا مقامات عبادت میں ننگے سر داخل ہونا، سلف صالحین کے مبارک عرف میں ہیئت حسنہ کے خلاف اور غیر اسلامی تہذیب کا امتیاز ہے، جو کفار کے بلاد اسلامی میں داخل ہونے کے بعد شائع ہوا ہے، وہاں کے مسلمانوں نے بلا دلیل شرعی ان بری عادتوں کو قبول کر کے اس مسئلے میں اسی طرح بعض اور تہذیبی مسائل میں بھی اپنے بڑوں کی تقلید ترک کر دی ہے، پس یہ نئی رسم اس لائق نہیں ہے کہ اسلام کے سابقہ عرف اور طریقے کے مقابل بن سکے اور نہ ہی اس رسم کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنے کا جواز نکالا جا سکتا ہے۔''

اس کے بعد بعض علماء کے غلط استدلال کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جہاں تک مصر کے بعض علماء کا حج کے دوران سر کھلے رکھنے اور اسی طرح نماز پڑھ لینے سے استدلال کا تعلق ہے تو یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان کا یہ قیاس، قیاس مع الفارق ہونے کی وجہ سے فاسد ہے، اس لئے کہ اولاً تو وہ مناسک حج کے ساتھ خاص ہے اور شعائر حج میں سے ہے، اس کو عام نہیں کیا جا سکتا اور اگر اس سے ہر حال میں سر کھلے رکھ کر نماز پڑھنے کا ثبوت نکل سکتا ہے تو پھر وجوباً ماننا پڑے گا، جوازاً نہیں، کیونکہ احرام میں سر کھلا رکھنا واجب ہے، یعنی ننگے سر نماز پڑھنے کو واجب کہنا پڑے گا جو کوئی نہیں کہتا، پس یہ ایسا الزام ہے کہ ان لوگوں کو اپنے قیاس فاسد سے رجوع کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے، ہمیں امید ہے کہ یہ علماء اپنی غلطی سے رجوع کر لیں گے۔'' (تمام المنه فى التعليق على فقه السنة: ١٦٤/٦٥)

☆......☆......☆

احسن القرآن درس جمال القرآن

تجوید کی مشہور و معروف کتاب جمال القرآن کے تمام مضامین کو نئی تدریس کی ترتیب کے ساتھ احسن القرآن کے نام کے ساتھ تحریر کیا گیا۔ تجوید و قرات کے طلبہ کیلئے بہترین تحفہ

ہدیہ -/100 روپے

عثمانی قاعدہ

ناظرہ اور حفظ کے طلبہ کیلئے تجوید و قرات کے قواعد کے مطابق قرآن مقدس سیکھنے کیلئے بہترین رہنما۔ ہر تختی مختصر ہدایات سے مزین

ہدیہ -/50 روپے

لاجواب دعائیں

قرآن و سنت سے ماخذ مختصر دعاؤں کا ایک بہترین گلدستہ مصائب و مشکلات سے محفوظ رہنے کیلئے لازوال تحفہ

ہدیہ -/25 روپے

ترتیب: قاری مشتاق الرحمٰن عثمانی راولاکوٹ آزاد کشمیر

ملنے کا پتہ: ادارہ عثمانی اسلامک انٹرنیشنل ماڈل ٹاؤن حمک اسلام آباد: 0312-8201166